www.novelsclubb.com
NC arts
وصلِ عشق
از قلم عائشہ کلثوم
IG / FB: NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

وصلِ عشق

از قلم

عائشہ کلثوم

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 2

شاہ حویلی:

"کیا مسئلہ ہے امل؟ کب تم بڑی ہو گی، صبح صبح تمہارہ بھو ونپو سارے گھر میں بجنا شروع ہو جاتا ہے۔ امل کے بلانے پر مریم بیگم بولتی ہوئی امل کے کمرے میں داخل ہوئی۔ لیکن داخل ہوتے ہی وہ ہکا بکا رہ گئی کمرے کی حالت دیکھ کر؛ صوفہ پر الماری کے آدھے سے زائد کپڑوں کے گولے سے بنا کر پھینکے گئے تھے، بالوں سے بھرا ہیئر برش ان کے قدموں کو سلامی پیش کر رہا تھا، بیڈ کی آدھی سے زیادہ شیٹ زمین پر تھی جس کے ارد گرد تین چار کشنز پڑے ہوئے تھے، ڈریسنگ ٹیبل پر بہتا ہوا لوشن اور پرفیوم مل کر عجیب سا مکسچر پیش کر رہے تھے۔

مما، میرا بلیو سٹالر نہیں مل رہا، میں لیٹ ہو رہی ہوں۔ امل نے الماری سے سٹالر تلاش کرتے ہوئے مصروف انداز میں کہا۔ پھر سے امل کی آواز سن کر مریم بیگم شاک سے باہر آئیں۔ اللہ! اللہ نے تمہیں یہ اتنے بڑے بڑے ڈیلے (آنکھیں)

کس لیے دیے ہیں؟ کبھی ان کا استعمال بھی کر لیا کرو۔

اندھی ہو گئی ہو؟ وہ الماری میں تمہارہ سر لٹکا ہوا، ڈبلے کھولو اور دیکھو، وہ بلیو سٹالر ہے۔پتا نہیں کدھر سے یہ نواب زادی میرے گھر میں پیدا ہو گئی ہے۔ایسا لگتا میری نہیں کسی کباڑیے کی بیٹی ہے۔اس سے پہلے کہ میں اپنا جوتا اُتار کر تمہیں گنجا کرنا شروع کر دوں، میری نظروں کے سامنے سے دفع ہو جاؤ۔مریم بیگم اپنے محسوس اردو پنجابی لہجہ میں اس کی اچھی خاصی تواضع کرتی ہوئی بولیں۔

ارے ے، امی جان! آپ میرا پیار نہیں سمجھتی، یہ سب تو میں اس لیے کرتی یوں کہ آپ دن بھر میری یاد سے غافل نہ ہوں۔اورررررر----اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتی، مریم بیگم کا ہاتھ اپنے جوتے کی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ جلدی سے بیگ اٹھاتی باہر بھاگ گئی۔پیچھے سے مریم بیگم کی اسے کوستے ہوئے ابھی تک بڑ بڑاہٹ جاری تھی منہ میں ہی۔

ڈائننگ حال میں بیٹھے تمام لوگوں کو السلام وعلیکم! ہارون بھائی چلیں؟ دنا آپی آپ

ریڈی ہیں نا، میں لیٹ نہ ہو جاؤں، امل کے ڈائینگ حال داخل ہوتے ہی ایک عجیب سی ہڑبونگ مچ گئی تھی۔ اوماسی پٹر پٹر! ہم ہمیشہ تمھاری وجہ سے لیٹ ہوتے، پتا نہیں کونسی بھنگ پی کر سوتی ہو تم، جو اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتی ہو، ہزاروں آوازیں دیں لیں تمہیں مگر مجال ہے جو تمہارے سر پر ایک جوں بھی رینگ جائے۔ پھر آخر کار چچی کے جوتے ہی تم پر چلتے ہیں۔ دنا امل کی واٹ لگاتے ہوئے بولی، جبکہ باقی سب ان کی باتوں کو انجوائے کر رہے تھے۔ اووہو! دنا آپی عزت کی دہی تو پہلے ہی سے بنی ہوئی ہے، آپ مزید فالودہ تو نہ بنائیں۔ باقی آپ جوں کے رینگنے کی ٹینشن نہ لیں، میں کچھ نہ کچھ اس کا بندوبست کر لوں گی۔ آنکھوں کو پٹپٹاتے ہوئے اس نے اس انداز سے جواب دیا کہ سب کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ گڑیا چلیں؟ ہارون نے پیار سے کہا اور ساتھ ہی دادا جان اور دادی جان سے اجازت چاہی۔ خدا حافظ! اللہ کی امان میں آدام شاہ اور زبیدہ بیگم نے دعائیں دیتے ہوئے انہیں رخصت کیا۔

ویسے اگر وردہ آپی یا شمشیر لالہ ڈائننگ ٹیبل پر ہوتے، پھر میں دیکھتی تم اپنی زبان کے جوہر کیسے دیکھاتی ہو۔ گاڑی میں بیٹھنے تک امل اور دنا کی تکرار جاری تھی۔ یہ تھی شاہ حویلی آدام شاہ اور ان کی زوجہ زبیدہ شاہ ان کی ان کی دو اولاد تھیں۔ بڑا بیٹا شاکر شاہ جن کی شادی ان کی ماموں زاد حدیجہ سے ہوئی۔ آگے سے انکی چار اولادیں تھیں؛ دو بیٹیاں اور دو بیٹے۔ سب سے بڑا بیٹا شمشیر حیدر شاہ جس کی عمر ستائیس سال تھی، اس سے چھوٹی سیدہ وردا زرناب شاہ تھی جسکی عمر پچیس سال تھی، اس سے چھوٹا روحان شاہ تھا جسکی عمر بائیس سال کی تھی اور وہ یونیورسٹی کا طلبہ تھا۔ اس سے چھوٹی دنانیر تھی جس کی عمر بیس سال تھی اور وہ یونیورسٹی کی طلبہ تھی۔ آدام شاہ کا دوسرا بیٹا حیدر شاہ تھا انکی شادی فیملی میں مریم سے ہوئی انکی آگے سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی۔ بڑا بیٹا ہارون شاہ تھا جسکی عمر پچیس سال تھی جو کہ ایک ڈاکٹر تھا۔ اس سے چھوٹی بیٹی سیدہ امل شاہ تھی جسکی عمر اٹھارہ سال تھی اور کالج پڑھتی تھی۔

****

کالج کے مین گیٹ پر دائیں اور بائیں جانب سے وائٹ اور بلیک سوک ایک جھٹکے سے آکر رکی۔ سیاہ سوک میں سے اسراء خان باہر نکلی اور اس کے ساتھ ہی نوال خان باہر آئی۔ دوسری طرف وائٹ سوک میں سے حور اور ماہا نکلی تو حور اور ماہا نے نوال خان کی طرف دیکھا جو ان کو ہی دیکھ رہی تھی۔ جبکہ وائٹ سوک کے پیچھے رکی ہوئی بلیک مرسیڈیز میں سے امل شاہ اور دنا شاہ نکلی تھیں۔

حور جلدی کالج کے اندر چلو، وہ دیکھو اسراء کی بڑی بہن ہمیں گھور رہی ہے۔ نوال کے گھور کر دیکھنے پر ماہا حورین کے کان میں بولی۔ ''تو گھورتی رہے، مجھے فرق نہیں پڑتا۔ چلو اب ڈرپوک کہیں کی حورین نے ماہا کا بازو پکڑتے ہوئے کالج کے اندر جانے لگی، لیکن گیٹ کے پاس رک کر پلٹ کر نوال کو ایک زوردار گھوری سے نوازہ۔ جبکہ نوال دل ہی دل میں اس کے ایٹیٹیوڈ سے حیران ضرور ہوئی، پیچھے سے امل بولی: ''اسلام علیکم نوال آپی!'' امل کے سلام کرنے پر وہ چونک کر پلٹی۔

"چلیں اسراء؟ کلاس سٹارٹ ہونے والی ہے۔" امل نے نوال کو سلام کرنے کے ساتھ ہی اسراء کو مخاطب کیا۔ جس پر اسراء نوال کو خدا حافظ کہتے ہوئے امل کے ساتھ کالج کی طرف بڑھ گئی۔ جبکہ نوال امل کے سلام پر سر کو جنبش دیتی سامنے کھڑی دنا کی طرف بڑھ گئی۔ "تم میرے ساتھ ہی یونیورسٹی چلو،" اس نے دنا سے کہا۔ "اوکے، ویٹ آمنٹ میں بھائی کو بتا کر آتی ہوں۔" دنا اسے جواب دیتی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔ "بھائی، میں نوال کے ساتھ چلتی ہوں، آپ چلے جائیں۔ یونی پہنچ کر آپ کو میسج کر دوں گی۔" "اوکے، یاد سے میسج کر دینا۔" ہارون کے کہنے پر وہ اثبات میں سر ہلاتی گاڑی سے بیگ اٹھاتی نوال کی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔ "چلو نوال، وہ دونوں کار میں بیٹھ گی اور گاڑی زن سے آگے بڑھ گئی۔ یونیورسٹی پہنچ کر وہ دونوں اپنے بلاک کی طرف جانے والے راستے جانے لگیں تو دنا بولی۔ "نوال، تم آج صبح کالج کے مین گیٹ پر ماہا اور حور کو اتنے غصے سے کیوں دیکھ رہی تھی؟ اس سب میں ان بچیوں کا کیا قصور ہے؟ تمہیں دیکھ کر ایسا لگا تھا کہ تم ان دونوں کو کچا چبا

جاؤ گی۔

دنا نے نوال کو دیکھتے ہوئے جواب دیا: ''مجھے چوہدری حویلی کے ہر ایک مکین سے نفرت ہے،'' نوال ہاتھ کی مٹھیاں بند کرتی ہوئی بولی۔ ''اور آج میرے سامنے ان کی طرف داری کر لی آئندہ مت کرنا، ورنہ میں بول جاؤ گی کہ ہم بیسٹ فرینڈز ہیں۔ اچھا، بس بس، اتنا غصہ نہ کرو، میں نے تو ویسے بولا خیر چھوڑوں، آؤ کلاس میں چلیں۔''

پہلا لیکچر شروع ہونے والا تھا، دنا نے نوال کو شانت کرتے ہوئے کلاس کی طرف لے گئی۔

****

چوہدری حویلی:

''بشیر بابا گیٹ نہ کھولیے گا، میں واپس آنے والا ہوں۔'' ارزم نے گارڈ کو دروازہ کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا اور خود گاڑی سے اتر کر اندر چلا گیا۔ یہ منظر ہے

چوہدری حویلی کا، جو سنگ مرمر کے پتھروں سے بنی ہوئی تھی۔

مین گیٹ سے داخل ہوتے ہی دائیں جانب بہت وسیع اور خوبصورت گارڈن تھا، جس میں مختلف قسم کے پھولدار پودے لگائے گئے تھے اور گارڈن کے بیچ و بیچ بیٹھنے کے لیے چھ خوبصورت اور قیمتی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ جبکہ بائیں جانب سارا پورچ بنایا گیا تھا جس میں چھ سے سات گاڑیاں آرام سے کھڑی ہو سکتی تھیں۔ پورچ سے ہوتے ہوئے حویلی کے پیچھے جانے کا راستہ تھا جہاں پیچھے چھوٹا سا گارڈن ٹائپ ایریا تھا، جو چہل قدمی کے لیے بنایا گیا تھا اور بائیں جانب جم خانہ بنایا گیا تھا۔ جم خانہ کے پیچھے موجود ایریے میں پنجرے بنائے گے تھے، جہاں چوہدریوں کے پالتوں کتے رکھے جاتے تھے اور رات ہوتے ہی ان کو کھول دیا جاتا تھا حویلی کی رکھوالی کے لیے۔ جبکہ چہل قدمی والے ایریے سے تھوڑا سا آگے پول بنایا گیا تھا اور ساتھ سیٹنگ ایریا بھی بنایا گیا اور اسکے دائیں جانب تھوڑا سا آگے سرونٹ کوویٹر بنایا گیا تھا۔ یہ تین کنال پر مشتمل چوہدری خویلی بہت خوبصورت تھی۔ اس خویلی کا

رنگ ہائف وائٹ جبکہ اس کی کھڑکیاں براؤن رنگ کی تھیں۔پورچ میں گول
گولڈن رنگ کا فانوس لگا ہوا تھا۔

چوہدری حویلی کے سربراہ چوہدری رحمت تھے ان کی زوجہ بشریٰ تھیں۔چوہدری
رحمت کی چھ اولادیں ہیں: دو بیٹے اور چار بیٹیاں۔سب سے بڑی بیٹی آسیہ، جسکی
شادی فرقان سے ہوئی، شادی کے دو سال بعد ہی اپنے سسرال والوں سے لڑ جھگڑ
کر میکے آگی تب سے یہ اور ان کے شوہر چوہدری حویلی میں ہی رہتے تھے اور ان کی
کوئی اولاد نہیں۔اس سے چھوٹی بیٹی حفصہ ہے، جسکی شادی چوہدری رحمت کے
جگری دوست چوہدری مظہر کے بیٹے امران سے ہوئی۔انکی آگے سے دو بیٹیاں اور
ایک بیٹا ہے (عبیرہ،صالح اور حورین)۔

اس سے چھوٹا بیٹا چوہدری فاروق ہے، جسکی شادی انکی خالہ زاد آسما سے ہوئی ہے۔
انکے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں: سب سے بڑا بیٹا صوبعیل، جو ستائس سال کا ہے اور
بزنس کے سلسلے میں آسٹریلیا ہے۔اس سے چھوٹا الماس چوہدری ہے، جو تئیس

سال کا ہے اور یونی میں لاسٹ سمسٹر کا طالب علم ہے۔اس سے چھوٹی امیرہ چوہدری جو بیس سال کی ہے اور یونی ورسٹی میں پڑھتی ہے۔

اسکے بعد چوہدری رحمت کی بیٹی رباب ہے، جسکی شادی اسکے پھوپھی زاد نیم سے ہوئی ہے۔ان کے آگے سے دو بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔سب سے بڑا بیٹا عاطف جو اکتیس سال کا ہے، جسکی شادی اسکی کزن نیماء سے ہوئی۔اس سے چھوٹا بیٹا تئیس سال کا ہے جو کہ الماس کی طرح یونی کے لاسٹ سمیسٹر کا طالب علم ہے۔اس سے چھوٹی اشنا ہے،جو سولہ سال کی ہے اور ابھی میٹرک میں ہے۔

اسکے بعد چوہدری رحمت کا بیٹا چوہدری فیصل ہے، جن کی زوجہ عالیہ ہے ان کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔سب سے بڑا بیٹا چوہدری عمار ہے، جو بائیس سال کا ہے اور یونی ورسٹی میں پڑھتا ہے۔اس سے چھوٹی بختاور چوہدری بیس سال کی ہے اور یونی کی طلبہ ہے۔اس سے چھوٹی امیرہ چوہدری جو بیس سال کی ہے اور یونی ورسٹی میں پڑھتی ہے۔

"سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی چوہدری رحمت کی مہوش ہے، جو کہ خان حویلی والوں کی بہو ہے اور مہوش کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے (اشیر اور نوال)۔ مہوش سے اب ان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ ارزم راہداری سے ہوتا ہوا حویلی میں گیا تو سامنے ہال میں صوفے پر چوہدری رحمت بیٹھے ہوئے اخبار پڑھ رہے تھے۔ تو ارزم سیدھا ان کے پاس گیا اور سلام کیا۔

"اسلام علیکم نانا جان! کیسے ہیں آپ؟" ارزم نے ہال میں داخل ہوتے چوہدری رحمت کو سلام کیا، جو سامنے بیٹھے حقہ پینے میں مصروف تھے۔ "وعلیکم اسلام! او یار کدھر غائب رہتے ہو؟" نہ کوئی گل نہ بات چوہدری رحمت نے اسے جواب دینے کے ساتھ ساتھ جھاڑ بھی پلا دیا۔ "نانا جان، ابھی نہیں ابھی، آپ مجھے بتائیں کہ الماس اور عمار کہاں ہیں؟ ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔" "اسماء پتر اے اپنے عمار اور الماس پتر نوں بلا دو۔ چوہدری رحمت نے اپنے مخصوص پنجابی اور اردو لہجہ میں کہا.

"ارے ارے ارزم! تم کب آئے؟ بیٹھو ناشتہ کرو گے؟" اسماء بیگم نے ارزم کو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''نہیں، ممانی ناشتہ نہیں، بالکل موڈ نہیں چلو، ٹھیک ہے میں بلاتی ہوں، ان دونوں کو مجھے لگتا ہے ابھی دونوں اوپر ہی ہیں۔'' اسماء بیگم نے اسے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ارے ممانی جان! میں ہی اوپر چلا جاتا ہوں'' ارزم ان سے کہتا سیڑیوں کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ اوپر پہنچا ہی تھا کہ سامنے اپنے کمرے سے نکلتے عمار دکھائی دیا۔

''ہیلو برو، کیا پلین ہے، اور الماس کہاں ہے؟'' ارزم نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''یقیناً سو رہا ہو گا، ابھی چلو زرا اس کی درگت بنائیں، ویسے بھی یہ موقع کبھی کبھی ملتا ہے۔'' عمار ارزم کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اسے لے کو الماس کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

یار اس کی اسائنمنٹ کہاں ہے جو آج سر جنید کو دینی ہے؟ میں نہیں بنائی اس پر اپنا نام لکھوں گا، ارزم اسائنمنٹ ڈھونڈتا ہوا بولا۔

''کوئی فائدہ نہیں ڈھونڈنے کا، کیونکہ میں نے بھی نہیں بنائی۔'' الماس نے آدھ

کھلی آنکھوں سے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوے ے، کمینے، توں جاگ رہا اٹھ جا، آج سر جنید سے لگتا چھترول ہو گی!''

ارزم نے ڈریسنگ سے پرفیوم اٹھا کر خود پر سپرے کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''میں جاگا ہوا نہیں تھا، اس میں بھی تمہارے لاوڈ سپیکر کا کمال ہے۔ ویسے ارزم، توں پورا چول سائیں ہے،' واپس رکھ میرا پرفیوم ورنہ الماس نے جلدی سے بیڈ سے چھلانگ لگا کر اٹھتے ہوئے کہا:

''ارے ے ارے ے، جانِ من، ڈونٹ مائینڈ! یہ رہا آپ کا پرفیوم، آپ فریش ہو کر آئے، پلیز۔'' ارزم نے شوخ لڑکیوں والے انداز میں کہا:

''اپنی نوٹنکی بند کر، میں پانچ منٹ میں فریش ہو کر واپس آیا کوئی چول پن نہ کرنا اوکے؟ وہ وارن کرتے ہوئے فریش ہونے چلا گیا۔''

''اب سمجھ آیا یہ اس پرفیوم کی وجہ سے لڑکیاں اس کے ارد گرد منڈلاتی ہیں کمینہ آیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بڑا چول کہنے والا اب میں تجھے چول بن کر دیکھاؤں گا!" ارزم نے اس کی نقل اتارتے ہوئے پرفیوم اٹھا کر جیب میں رکھی اور چلتے ہوئے انداز سے کہا:

"عمار بھاگیں! ورنہ یہ ہمیں پیٹ ڈالے گا، تمہیں پتا تو ہے کتنا جنونی ہے کمینا اپنی چیزوں کو لے کر ادھر سے پرفیوم غائب دیکھ کر اس کا میٹر شارٹ نہیں ہونا، بلکہ میٹر بلاسٹ ہونا ہے جو سیدھا ہم پر پھٹنا ہے۔" ارزم نے منہ کو غبارے کی طرح پھلاتے ہوئے ڈائیلاگز کے ساتھ ساتھ باقاعدہ ایکشن بھی کیا، جسے دیکھ کر عمار کا قہقہ چھوٹ گیا۔

"ہاں ہاں، نکلتے ہیں، اس سے پہلے کہ جن باہر آ جائے۔ ہم نکلتے ہیں خود ہی آ جائے گا، یونیورسٹی!" عمار کہتا ہوا ارزم کے ساتھ باہر کی طرف بڑھ گیا۔

اوکے عمار؛ تم اس بندر کو لے کر یونیورسٹی پہنچو میں ذرا شاہ صاحب کو لے کر آیا، وہ عمار کے ساتھ سیڑیاں اترتے اسے کہتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا، اور گاڑی زن سے بھگا کر لے گیا۔

****

آسٹریلیا

اسی وقت بیسٹ نے اپنی ہیوی بائیک کی رفتار تیز کی اور اپنی ہیوی بائیک کا اگلا پیا اٹھاتے ہوئے بڑی برق رفتاری سے جان سے آگے نکل گیا۔ بیسٹ کو آگے نکلتا دیکھ کر غصے اور جنون میں جان نے اپنی بائیک کی رفتار تیز کر کے بیسٹ سے آگے نکلنے کی کوشش کرنے لگا۔

ریچل کی بائیک جیسے ہی دوسرا موڑ کاٹا تو ریچل نے بہت مشکل سے خود کو گرنے سے بچایا اور دوبارا بائیک پر گرفت مضبوط کی۔ لیکن جیسے ہی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسکا پیچھا ڈیوین اور وولف کر رہے تھے۔ ریچل سمجھ گی کہ یہ لوگ عام ریسرز نہیں بلکہ یہ نقاب پوش کوئی اور ہیں۔

ریچل نے گبھراتے ہوئے بائیک کی سپیڈ مزید بڑھادی کیونکہ اس کو جان کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔ وہ تینوں اس وقت پر ہجوم سڑک پر اپنی ہیوی بائیکس اڑائے لے جا

رہے تھے۔ ریچل گاڑیوں کے بیچ میں سے گزرتی ہوئی ایک دم سے دائیں جانب مڑتے ہوئے گاڑی کو اوورٹیک کیا۔ ریچل کے پیچھے ہونے کی وجہ سے ڈیوین اس کار سے لگتے لگتے بچا۔ جبکہ وولف نے بائیں جانب سے خطرناک طریقے سے گاڑیوں کو اوورٹیک کیا اور سگنل کو توڑتے ہوئے وہ تینوں ہواؤں سے باتیں کرتے جا رہے تھے۔

اب وہ تینوں سنسان سڑک پر آ چکے تھے۔ وولف نے اپنی ہیوی بائیک کو ریس دیتے ہوئے ہیوی بائیک کا اگلا پہیہ اٹھالیا اور ریچل سے آگے نکلتے ہوئے تیز رفتار سے ریچل کی بائیک کو ہٹ کیا اور ٹرن لے کر بریک لگائی تو سنسان سڑک پر ٹائروں کی چرچراہٹ کی زوردار آواز گونجی ٹائر کے نشان سڑک پر بن گئے۔

ریچل بائیک کے ہٹ ہونے پر توازن قائم نہ رکھ پائی اور بائیک کے ساتھ سڑک پر گھسیٹتی ہوئی دور تک گئی۔ بائیک رکی تو ریچل نے اٹھنا چاہا پر اسکا پاؤں بائیک میں اٹک گیا تھا۔ آہھھ! اب یہ کیا مصیبت ہے؟ ریچل بائیک سے اپنا پاؤں چھڑوا رہی

تھی، کہ دو آدمی اپنے قریب آتے دکھائی دیئے۔

تم لوگ جانتے بھی ہو تم لوگوں نے کس سے پنگا لیا؟ میں تم لوگوں سے ڈرتی نہیں، میں اچھی طرح سمجھ رہی ہوں کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ریچل بہت کوشش کی ان دو نقاب پوشوں کو دیکھنے کی پر وہ دونوں ابھی اندھیرے میں کھڑے تھے صرف دونوں کا عکس نظر آ رہا تھا۔ ریچل خود کو بہادر ثابت کر رہی تھی پر اتنا تو وہ بھی جانتی تھی کہ اتنی سیکورٹی اور کڑی نظر سے بچ کر اسے یہاں تک لانے والا کوئی عام انسان نہیں ہو سکتا۔

وولف نے ڈیوین کو اشارہ کیا؛ ریچل کو بائیک سے آزاد کروانے کا۔ ڈیوین ریچل کی طرف بڑھا، کون ہو تم لوگ؟ میرے پاس آنے کی کوشش بھی مت کرنا۔ یہ کیا کر رہے ہو؟ چھوڑوں مجھے میں تمہیں جان سے مار دو گی وولف کے اشارے پر ڈیوین کو آگے بڑھتا دیکھ ریچل زور سے چلائی۔

ریچل کا پاؤں بائیک سے آزاد کروا کر اسے بازوں سے پکڑ کر سیدھا کھڑا کیا۔ لیوی

میں ت-----باقی کے الفاظ ریچل کے منہ میں ہی دم توڑ گ ۓ جب دو قدم آگے چل کر وولف اندھیرے سے روشنی میں آیا۔ تو ریچل کو وہ چھ فٹ سے نکلتا ہوا آدمی نظر آیا جس کے منہ پر ماسک تھا صرف وخشت زدہ آنکھیں نظر آرہی تھیں۔

ریچل ایک نظر سامنے کھڑے آدمی کو دیکھ کر پر اسرار انداز میں مسکرائ اور ایک خاص ٹرِک کو استعمال کرتے ہوۓ وہ ایک جھٹکے سے اپنا بازو آزاد کرواتے وولف کے ماتھے پر گن تان کر کھڑی ہو گئی۔ تمہیں کیا لگا مجھے آگواہ کرنا آتنا آسان ہے؟

وولف نے ایک دم سے اسی کے انداز سے گھوم کر ریچل کی گن کو کک ماری جس سے گن اچھل اس کے ہاتھوں سے دور جا گری اور ریچل حیرانی سے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

ہمیں اس کھلونے سے ڈرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کھلونوں سے ہمیں عشق ہے اور اپنے عشق سے کون ڈرتا ہے میں چاہوں تو ابھی تمہیں مار کر تمہاری لاش ایسے ٹھکانے لگاؤ کہ تمہارے بواۓ فرینڈ کو تمہارا نام ونشان نہیں ملے

گا۔وولف کی سرد پھنکارتی آواز سن کر سہی معنی میں ریچل کے اوسان خطا ہوئے۔

کیا چاہتے ہو تم مجھ سے کیوں مجھے یہاں لائے ہو؟ریچل نے ہکلاتے ہوئے پوچھا

۔''میں تم سے چند سوال پوچھوں گا ان کا سچ سچ جواب دینا کچھ مہینوں میں بہت بڑی تعداد میں لڑکیاں سمگل ہو کر یہاں آنے والی ہیں، کون سے ملک سے یہ سمگلنگ ہونے والی ہیں؟وولف بولا جبکہ سامنے کھڑا وجود ابھی بھی آنکھوں میں آگ لیے اسے گھور رہا تھا۔

مجھے کچھ بھی نہیں پتا،اس نے ڈر کو چھپاتے ہوئے مضبوط لہجے میں جواب دیا۔

ریچل پر بندوق تان دی ڈیوین نے۔میں دس تک گنوں گا اگر نہیں مانتی تو اس کی ہی گن کی ساری گولیاں اس کے اندر اُتار دو وولف نے اب کی بار ڈیوین کو حکم دیتے ہوئے سگار کو سلگایا جب کے ریچل اس کا حکم سن کر پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کو دیکھ رہی تھی۔

دیکھوں اگر میں نے اپنا منہ کھولا تو وہ لوگ مجھے مار دیں گے ریچل گن کا دباؤ اپنی

کنپٹی پر محسوس کر کے ہکلائی تھی۔

اور اگر تم نہ بولی تو میں تمہیں مار دوں گا اور ویسے بھی تم جن لوگوں کے لئے کام کر رہی ان لوگوں کا تم سے کام پورا ہوتا ہی ان لوگوں نے تمہیں مار دینا ڈیوین نے دوبدو جواب دیا۔

دس، نو، آٹھ، سات، چھ، پانچ، چار، تین، دو، ایک ;ایلگک ایک منٹ میں بتاتی ہوں۔وہ سمگلنگ پاکستان سے آئے گی۔پاکستان سے تم لوگوں کی مدد کون کر رہا ؟وولف نے اپنا دوسرا سوال کیا۔.

وہ مسٹر ٹھاٹھاں---ابھی ریچل اتنا ہی بولی تھی کہ اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی کسی نے اس کی گردن کو نشانہ بناتے ہوئے اسے شوٹ کیا تھا۔

شیٹ !ریچل کی پلس چیک کرتے ہوئے ڈیوین وولف کو دیکھتے ہوئے سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولا۔اسطرح کے کاموں کا انجام یہی ہوتا وولف اس کی لاش پر نظریں جمائے بغیر کوئی تاثر کو چہرہ پر لائے بولا۔

www.novelsclubb.com

کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے میں ربورٹ سے بات کر رہا ہوں،ڈیوین ولف کے سرد بے تاثر چہرہ کو دیکھ کر بڑبڑایا۔

ابھی تو مدعا بولنے ہی لگا تھا کہ ظالموں نے مدعے کو مردہ بنا دیا۔خیر مال غنیمت بھی گیا ہاتھو سے ڈیوین افسردہ چہرہ بناتے ہوئے بولا۔اگر تمہاری زبان اب کھولی تو اگلا مردہ تم ہو گے وولف ڈیوین کو بولتے دیکھ سرد ٹھٹھراتے ہوئے لہجے میں بولا۔چلو یہاں سے،اس سے پہلے وہ لوگ ہم تک پہنچے۔

جہاں ریس ختم ہونے کا نشان تھا وہاں سب سے پہلے بیسٹ پہنچا دوسرے نمبر پر لائل پہنچا تیسرے نمبر پر جان،اور چھوتھے نمبر پر وولف اور ڈیوین پہنچے۔اپنی اپنی بائیکس سے سب اتر گئے تو جان غصے میں بیسٹ کی طرف بڑھا ابھی وہ بیسٹ کو گلے سے پکڑنے ہی والا تھا کہ بیسٹ نے بڑی بے رحمی سے جان کا ہاتھ موڑ کر توڑ دیا اور ساتھ ہی گھوما کر اسے زمین پر پھینکا اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اس کے کان میں پھنکارا آج تک کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا،جو میرے گریبان پر ہاتھ ڈالے اور میں

نے کیا کہا تھا یاد ہے ؟ کہ اپنے گھر تو کتا بھی شیر ہوتا ہے پر شیر ہر جگہ شیر ہوتا ہے ۔سب بہت حیرانی سے بیسٹ اور جان کو دیکھ رہے تھے۔ کیونکہ آج تک کسی کی ہمت نہیں تھی ہوئی کہ وہ جان سے اونچی آواز میں بھی بات کر لے ہاتھ اٹھانا تو دور کی بات ہے۔ جان اپنا بازوں دوسرے ہاتھ میں پکڑے درد سے کراہ رہا تھا۔اور ساتھ ہی ساتھ اس کا چہرہ اس ذلت کے احساس سے سرخ ہو چکا تھا۔

سر آپ ریس جیت گے آپ کا انعام...ریس کا جج وولف کے قریب آکر بالا ۔وولف کی روعب دار شخصیت سے متاثر ہوتے اس لڑائی کور کوانے کی غرض سے جلدی سے اس کے سامنے انعام کی رقم پیش کی۔

یہ پیسے میں جان یلدرم کو ڈونیٹ کرتا ہوں اپنا بازو نیا لگوا لے بیسٹ زمین پر درد سے کراہتے ہوئے جان کو دیکھ کر بولا۔ جبکہ اس کی بات پر پورے ایریے میں لوگوں کے چلانے آوازیں گونج گئ، جبکہ اس بھگدڑ میں کسی نے نوٹ نہیں کیا تھا کہ ایک بائیک ابھی تک وہاں نہیں پہنچی، اسی وقت وولف، بیسٹ، لائل اور ڈیوین

کے ائر فون میں ہنٹر کی آواز گونجی جلدی وہاں سے سب نکلوں دہان یلدرم اور اسکے گارڈز کی فوج وہاں پہنچنے والی ہے۔سب اپنی اپنی ہیوی بائیک پر بیٹھ کر وہاں سے نکلتے چلے گ ےئ۔

****

اسراء خان اور امل شاہ کلاس میں داخل ہوئیں تو دائیں جانب آگے حور اور ماہا بیٹھی ہوئی تھی، بائیں جانب آگے اسراء خان اور امل شاہ بیٹھ گئیں۔اسراء میں حور اور ماہی سے مل کے آئی امل اسے کہتی ہوئ ماہا کی طرف بڑھ گئ۔اسراء نے ایک سرسری نظر ماہا پر ڈالی اور او کے کہہ ریا۔

اسلام علیکم ! کیسی ہو دونوں ؟امل نے کھلکھلاتے ہوئے ماہا کی چٹیا کھینچتے ہوئے پوچھا۔

وعلیکم سلام ! دونوں ایک ساتھ بولیں اب کیوں آئی ہو؟ ابھی بھی اپنی دوست کے

پاس رہتی نا تم ماہا نے خفگی سے اس سے اپنی چوٹی چھڑواتے ہوئے کہا۔ یار ایک تو تم لوگوں کے آپسی معاملات میں مجھے پسنا پڑتا جیسے تم دونوں میری دوستیں ہوں ویسے ہی اسراء بھی میری دوست ہے اور یار وہ اتنی معصوم ہے اور بہت اچھی بھی ہے کتنی بار تم لوگوں کو سمجھایا کہ ہم چاروں گروپ بنا لیتے ایسے مجھے بھی سکون آجائے گا ابھی کبھی میں یہاں ہوتی کبھی وہاں اور ویسے بھی اسراء کا میرے علاوہ کوئی دوست نہیں۔

ہاں کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو وہ بہت معصوم اور اچھی ہے پر اگر ہم نے اس سے دوستی کی اور اس کی جلاد بہن کو پتا چل گیا، تو وہ ہمیں کچا چبا جائے گی۔ آج صبح تم نے دیکھا نہیں کیسے وہ گھور رہی تھی ہم دونوں کو؟ حور ایک نظر اسراء کے معصوم چہرہ پر ڈالتی ہوئی بولی۔

چلو ٹھیک ہے میں اپنی سیٹ پر جارہی امل ٹیچر کو کلاس میں داخل ہوتا دیکھ کر جلدی سے اپنی سیٹ پر آ گئی۔

"ماہی اور حور کیا کہہ رہی تھی"؟ اسراء نے جھجھکتے ہوئے امل سے پوچھا کچھ بھی نہیں، بس ٹیسٹ کی بات کر رہیں تھیں، امل نے بیگ سے رجسٹر نکالتے ہوئے جواب دیا۔

اچھا! میرا بارے میں تو نہیں کچھ بولا؟ اسراء نے کریدنے کے اناز سے پوچھا۔

ارے نہیں وہ دونوں تمہارے بارے میں کچھ نہیں بولتی تم ہو ہی اتنی پیاری اور معصوم، کوئی تمہارے بارے میں کچھ بول سکتا ہے؟ امل نے مسکراتے ہوئے اس کے خادشات دور کیے۔ جس پر اسراء نے اثبات میں سر ہلا کر ایک نظر پھر ماہا اور حور کی جانب دیکھا، لیکن ماہا کو مسلسل اپنی جانب دیکھتا دیکھ کر وہ بوکھلا گئ تھی، جبکہ اس کے بوکھلائے انداز کو دیکھ کر ماہا دبا دبا سا مسکرا دی تھی۔

اوکے جی کلاس! آر یو ریڈی فار ٹیسٹ؟ ٹیچر کے پوچھنے پر وہ پھر سے پریشان ہوا ٹھی کیونکہ اسی ٹیسٹ کا تو اس نے صبح سے رونا دھونا ڈالا ہوا تھا۔

****

شاہ حویلی:

کمرے میں گپ اندھیرا تھا۔فون رنگ ٹون کی آواز سے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا روحان شاہ برا منہ بناتے ہاتھ مار کر سائٹ ٹیبل پر پڑا فون پکڑا اور نیند میں ہی کان سے لگایا۔ہیلو روحان شاہ سپیکنگ!"شاہ جی،آپ کی دید کو میری آنکھیں ترس گئی ہیں مجھ پر،اپنی نظر کرم کیجیے شاہ صاحب آپ کے بغیر کچھ اچھا نہیں لگتا۔"لڑکیوں کی آواز میں لگاوٹ بھرے انداز سے ارزم کان سے فون لگائے بولا۔اس عجیب سی آواز کو سن کر روحان شاہ ایک جھٹکے سے اُٹھا اور حیرت سے موبائل کی سکرین کی جانب دیکھا۔اور تو کمینہ کہی سے بھی انسان کا بچہ نہیں لگتا۔"موبائل کی سکرین پر جگمگاتے ارزم کے نام کو دیکھ کر اس نے اسی کے انداز سے جواب دیا:"ہاہاہاہا،آٹھ جا میں تیرے گھر کے باہر کھڑا ہوں اور آکر ذرا غور سے دیکھ،میرے سارے پرزے انسانوں والے ہیں۔"ارزم اس کے انداز پر کھلکھلاتے ہوئے بولا۔"یہ بتانے کے لیے تو نے میری نیند خراب کی؟شاباش کھڑا رہ،امیروں کا محلہ ایک دو روپے مل

جائے گ ئے۔’روحا مذاق اڑانے والے انداز میں بولا:‘بے شرم انسان، نیند تو ویسے بھی تیری خراب ہو گی ہے، تو عزت کے ساتھ آٹھ کے نیچے آ۔’ارزم دانت پیستے ہوئے بولا۔“وہ مزہ نہیں دنیا کے کسی بھی کونے میں، جو مزہ ہے آٹھ کے دوبارا سونے میں۔”روحان شاہ نے بھرپور انگڑائی لیتے شاعرانہ انداز سے جواب دیا اور اٹھ کر کمرے کی بالکنی میں آگیا۔واہ واہ، تو میں نے اس بونگھے شعر پر بالکل نہیں کرنی اور تیرے مزے کی ایسی کی تیسی، شرافت سے باہر آ۔’ارزم نے اسے بالکنی میں کھڑے دیکھ کر غصہ سے اپنے پاؤں میں پڑا پتھر اٹھا کر اس کی جانب پھینکا، جو کہ سیدھا روحان شاہ کے کمرے کے ساتھ موجود وردہ شاہ کے کمرے کی کھڑکی پر جا لگا۔

“روحان اس کا نشانہ مِس ہونے پر قہقہ لگا گیا، اور دس منٹ میں آنے کا کہتے ہوئے فون بند کرتا، کمرے کی جانب بڑھ گیا۔”جبکہ اپنے کمرے میں کوٹ جانے کے لیے تیار ہوتی وردہ، کھڑکی بجنے پر چونک اُٹھی اور جلدی سے گلاس ڈور دھکیلتی بالکنی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں آئی۔اور نیچے کھڑے ارزم کو مسکراتے ہوئے فون پر جھکا دیکھا تو وہ کوفت کا شکار ہو کر مٹھیاں بھینچتی، اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔اس نے جب بھی اس بندے کو دیکھا، ہمیشہ مستی اور شرارتیں کرتے ہوئے ہی دیکھا، جس سے وہ اچھا خاصہ کوفت کا شکار ہوتی تھی۔ وردا کا کمرا بہت ڈیسنٹ اور خوبصورت تھا۔اسے ہر چیز ترتیب سے رکھنا پسند تھا۔خوبصورت وائٹ اور پرپل رنگ کا بیڈ تھا، جس پر وائٹ بیڈ شیٹ اور پرپل بلینکٹ نفاست سے طہ ہوا پڑا تھا۔بائیں جانب دو شاہی کرسیاں رکھی گئی تھیں اور دائیں جانب بالکنی کا دروازہ تھا۔بیڈ کے سامنے ڈریسنگ ٹیبل پڑا ہوا تھا، اور اس کے ساتھ واش روم کا دروازا تھا۔واش روم کے اندر ہی ایک سائیڈ پر وارڈروب بنی ہوئی تھی۔ بالکنی کے پردے برابر کر کے وردا نے شیشے کے سامنے آکر آپنا نقاب پہنا اور بیڈ پر سے لاء کوٹ اٹھا کر نیچے چلی گئی۔

یہ تھی شاہ حویلی جو چار کنال پر بنی بہت خوبصورت حویلی تھی۔ حویلی کے مین گیٹ سے باہر دونوں اطراف بہت خوبصورت گارڈن بنائے گ ئے تھے جن میں بہت

خوبصورت پھول لگے ہوئے تھے قیمتی پیچ رنگ کا پتھر سارا حویلی کی باہر دیواروں پر لگا ہوا تھا۔ حویلی کا مین گیٹ براؤن رنگ میں تھا جس میں گولڈن رنگ کی ڈیزائنگ تھی۔ مین گیٹ سے داخل ہو کر سامنے راہداری ہے جس کے دونوں اطراف خوبصورت گارڈن ہے جس میں قیمتی پھول لگے ہوئے ہیں جو گارڈن کی خوبصورتی میں مزید اضافی کر رہے ہیں۔ گارڈن میں بیٹھنے کے لیے کرسیاں رکھی گئی ہیں۔ راہداری سے ہوتے ہوئے آگے پورچ تھا جس میں تین سے پانچ گاڑیاں آرام سے کھڑی ہو سکتی ہیں۔ پورچ میں بہت خوبصورت فانوس لگا ہوا ہے۔ حویلی کے اندر داخل ہوتے ہی دائیں جانب بیٹھک بنائی گئی ہے اور سامنے کی سیٹنگ ایریا ہے جہاں آٹھ سیٹر صوفہ رکھا ہوا ہے۔ جو ہاف وائٹ اور گولڈن رنگ کے ہیں۔ جبکہ بائیں جانب ڈائنگ حال ہے اور ساتھ ہی آگے کی طرف کیچن ہے اور دائیں جانب سیڑیاں موجود ہے۔

****

از قلم: عائشہ کلثوم

www.novelsclubb.com